ہمارے ہاتھ کاٹے جا سکتے ہیں اور سر قلم کیے جا سکتے ہیں
لیکن

ہمیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں کیا جا سکتا

مکرم بابو عبد الغفار صاحب آف حیدرآباد پاکستان کی شہادت اور کلمہ طیبہ کے جرم میں کوئٹہ کے احمدیوں کو سزاؤں کے اعلان پر

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایمان افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن۔

حق کے مخالفین کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ برباد کیا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ محمد کی آیات ۱۱ و ۱۲ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ دَمَّرَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ۫ وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡثَالُہَا ۞ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوۡلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ اَنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ لَا مَوۡلٰی لَہُمۡ ۞

کیا وہ زمین میں نہیں پھرے کہ دیکھتے کہ جو اُن سے پہلے گذر چکے ہیں ان کا انجام کیا ہُوا۔ اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا تھا اور آج کل کے کافروں کا بھی انہی جیسا حال ہو گا۔
یہ (اس لیے ہو گا) کہ اللہ مومنوں کا مددگار ہے۔ اور کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P.O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

پھر فرمایا کہ اگرچہ یہ دونوں آیات مدنی ہیں مگر نفسِ مضمون مکی دور سے زیادہ تعلق رکھتا ہے جبکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تنہا و تنہا تھے اور کوئی مددگار نہ تھا۔ اس کے مقابل پر آپ کے دشمنوں کے بہت سے مددگار تھے اور صرف مکی دور سے ہی یہ آیات تعلق نہیں رکھتیں بلکہ آغاز ہجرت سے لیکر آنحضرت ؐ کے دور تک کے جتنے انبیاء ہیں ان سب کے واقعات کا ان آیات میں حوالہ دیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ روئے ارض پر جہاں کہیں بھی پھرو گے یہ واقعات تاریخ عالم پر ہر جگہ بکھرے پڑے نظر آئیں گے کہ وہ لوگ جنہوں نے حق کی مخالفت کی تھی، اللہ نے ان کو ہلاک اور برباد کر دیا اور کافر جب بھی اور جیسے بھی ہونگے اُن پر ویسے ہی واقعات گزریں گے جسطرح پہلے کافروں پر گزرتے رہے اور خدا تعالیٰ کے سلوک میں تم کوئی بھی فرق نہیں پاؤ گے۔ اسکے بعد فرمایا کہ یہ اسلئے ہوگا کہ مومنوں کا ایک مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں۔

انجام کار دشمنانِ نبوت کا کوئی مددگار باقی نہیں رہتا

فرمایا۔ پہلا حصہ تو سمجھ میں آنیوالی بات ہے کہ مومنوں کا ایک مولیٰ ہے لیکن اس آیت کا دوسرا دعویٰ کہ منکروں کا کوئی مولیٰ نہیں، تاریخ عالم سے بظاہر درست ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جن قوموں کا حوالہ دیا گیا ہے ان قوموں کے مولیٰ تو ضرور تھے اور بڑے بڑے طاقتور مولیٰ ان کو نصیب تھے۔ اہل مکہ نے جب آنحضرت ؐ کو چھوڑا تھا تو ان کے بھی مولیٰ تھے۔ وہ ایک دوسرے کے مددگار اور نصیر تھے اور ہر قسم کے جتنے بھی انسانی لحاظ سے مددگار مہیا ہو سکتے ہیں وہ سارے آنحضرت ؐ کے دشمنوں کو نصیب تھے۔ اس سے پہلے حضرت موسیٰ ؑ اور حضرت ہارون ؑ فرعون کے مقابلے میں اکیلے رہ گئے ؑ اور آپ کے دشمنوں کو حکومت کی مدد حاصل تھی۔ جابر اور طاقتور بادشاہ آپ کی مخالفت کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ فرمایا کہ ایسے موقع پر اس آیت کا یہ حصہ ایک عظیم الشان پیشگوئی کے رنگ میں چھپا ہوتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کے مددگار تم دیکھ رہے ہو انجام کار کیونکہ وہ خدا سے ٹکر لینے والے ہوں گے۔ اسلئے اسطرح وہ ہواؤں میں بکھر جائیں گے جیسے ان کا وجود ہی نہ تھا اور جب وقت آئیگا تو حقیقت میں ان کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ فرمایا۔ نقشہ اس آیت میں یہ کھینچا کہ ایک وقت ایسا ہے جبکہ بظاہر بکثرت انبیاء کے دشمنوں کو مددگار نصیب ہوں گے اور خدا کے انبیاء کے پاس اللہ کے نام کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہا اور پھر ایک وقت ایسا بھی آنیوالا ہے کہ جب اللہ کا نام ہی ہر جگہ غالب آنیوالا ہے اور وہ دشمن جو بکثرت نظر آتے تھے ان کا کوئی وجود تم باقی نہیں دیکھو گے۔ کوئی حیثیت نہیں پاؤ گے۔ انجامکار ان کی ساری کوششیں بیکار ثابت ہوں گی گویا کہ دشمن نبوت کا کوئی بھی مددگار باقی نہیں رہا۔ فرمایا یہ کہانی ہر بار دہرائی جاتی ہے اور آنحضرت ؐ کے زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کرکے قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر تمہارے اطوار اور کردار صداقت کے دشمنوں کے کردار اور اطوار بنکر ظاہر ہوئے تو خدا کی وہ تقدیر جو پہلے ان حالات میں ظاہر ہوتی رہی ہے اس دفعہ بھی اسی طرح ظاہر ہوگی اور تمہیں نیست و نابود کر دیگی۔ وہ طاقتیں جن کا تمہیں زعم ہے وہ تمہاری کوئی بھی مدد نہ کر سکیں گی۔ فرمایا۔ یہ اعلان آج بھی اسی طرح سچا ہے جیسا کہ آنحضرت ؐ کے وقت میں سچا تھا۔ یہ ایسا اعلان ہے کہ گزرتا ہوا زمانہ اسکی شان کو مدہم نہیں کر سکتا۔

کوئٹہ کے مقدمہ کا ظالمانہ فیصلہ

فرمایا۔ یہ آیات جماعت احمدیہ پر بھی اسی طرح چسپاں ہو رہی ہیں جسطرح ہر سچائی کے دور پر چسپاں ہوتی رہیں۔ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں جو حالات گزر رہے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مخالفت کے انداز میں نمایاں چیز کلمہ طیبہ سینے سے لگانے والوں کو طرح طرح کی سزائیں دینا ہے اور یہ طرز مخالفت چودہ سو سال میں آغاز اسلام کے سوا کہیں نہیں دکھائی دیتا۔ یہ معاملہ یا اولین سے تھا یا اب آخرین سے گزر رہا ہے۔ حضور انور نے کوئٹہ کے مقدمہ کا ذکر فرمایا جسمیں تین احمدیوں کو کلمہ طیبہ کے جرم میں ایک ایک سال قید بامشقت اور ایک ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اور ایک احمدی کو ۶ ماہ کی قید بامشقت یا دس ہزار کے لگ بھگ سزا سنائی ہے۔ فرمایا کہ ان میں سے ایک نے تو سزا سنتے ہی کلمہ طیبہ کا اتنے زور سے نعرہ لگایا کہ عدالت نے اُسی وقت سزا میں ۶ ماہ کا اضافہ کر دیا۔ فرمایا کہ قرآن ہمیں بتا رہا ہے کہ جب بھی کفر کے اطوار اسطرح ظاہر ہونگے خدا کی تقدیریں بھی اسی طرح ظاہر ہوں گی جیسے ہمیشہ ظاہر ہوتی چلی آ رہی ہے۔ فرمایا کہ آج تمہارے متعلق جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ تمہارا کوئی مولیٰ نہیں ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ دنیا والے سارے اُنکے مولیٰ ہیں تم دیکھو گے کہ کوئی مولیٰ ان کا ساتھ دینے والا باقی نہیں رہے گا۔

مخالفین جماعت احمدیہ اور مخالفین حضرت موسیٰ ؑ میں قدرِ مشترک

فرمایا اس سے پہلے حضرت موسیٰ ؑ کے مقابلے میں فرعون کی جو داستان ملتی ہے اسمیں فرعون کی طاقت کے سہارے جادوگر بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے اور یہ اعلان کر رہے تھے کہ ہم فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم ضرور غالب آئینگے۔ پاکستان میں بھی علماء ایسی خوش خبریاں ایک دوسرے کو دے رہے ہیں کہ یہی وقت ہے کہ اس جابر کے دور میں ہم احمدیت کو مٹا دیں اور اگر یہ جابر مٹ گیا تو پھر احمدیت کبھی نہیں مٹ سکے گی۔ فرمایا۔ یہ بات مذہبی امور کے وزیر نے بھی ایک میٹنگ میں بیان کی اور کہا کہ اس وقت کے فرعون کی عزت کی قسم کھاؤ اور اسکی حمایت سے دستبردار نہ ہونیکا اعلان کرو اور لوگوں کو یہی تلقین کرو کہ یہی ہمارا ایک سہارا ہے اگر یہ ٹوٹ گیا تو احمدیت کے خلاف ہماری ساری سکیمیں ناکام و نامراد جائیں گی۔ فرمایا یہ آیت اُنہیں کہہ رہی ہے کہ جسطرح خدا کی تقدیر نے اس سے پہلے ایک فرعون کی عزت کی قسم کھانیوالوں کو ناکام اور نامراد کر دیا تھا آج بھی اُسی خدا کی تقدیر جلوہ گر ہوگی آج بھی اُسی خدا کی تقدیر غالب آئیگی اور اس زمانے کے فرعون کی عزت کی قسم کھانیوالے بھی یقیناً ناکام اور نامراد رہیں گے ان کی ساری تدبیریں باطل جائینگی۔

مکرم بابو عبد الغفار صاحب کی شہادت

فرمایا کہ مخالفت کی دوسری لوا نہتے اور بوڑھے اور بچوں اور عورتوں پر حملہ کرنا ہے جو انبیاء اور اُن سے محبت کرنیوالوں میں نہیں پائی جاتی۔ اس ضمن میں حضور نے مکرم بابو عبد الغفار صاحب آف حیدر آباد کی شہادت کا واقعہ بیان فرمایا جو ۸۰ برس کے بوڑھے اور با اخلاق انسان تھے۔ فرمایا آنحضرت ؐ اور آپ کے خلفاء کا تو یہ ارشاد تھا کہ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا کرو اور عبادتگاہوں کو مسمار نہ کرو لیکن آج کے علماء اس بات کی تلقین کر رہے ہیں کہ ان کے بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرو اور عبادتگاہوں کو مسمار کر دو۔ فرمایا یہ اُن کا دین ہے جسکو آنحضرت ؐ کی طرف منسوب کرتے ہوئے انکو شرم نہیں آتی

حضرت محمد مصطفیٰ ؐ ہمارے آقا و مطاع ہیں اور اللہ ہمارا مولیٰ ہے

آخر میں حضور نے فرمایا:

"بہرحال جو کچھ بھی ان کا کام ہے وہ یہ کرتے رہیں جو کچھ ہمیں سکھایا گیا ہے اور جسکی ہمیں نصیحت کی گئی ہے ہم اُسی پر عمل کرتے رہیں گے۔ ہمارے پیشوا اور مولیٰ اور ہمارے مطاع اور ہمارے سید اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ ؐ ہی رہے ہیں اور ہمیشہ وہی رہیں گے۔ ہم تو کسی قیمت پر، کسی پہلو سے آنحضور ؐ کا دامن چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ یہ ہاتھ تو کٹنے جاتے ہیں تو کاٹے جائیں، یہ سر قلم ہوتے ہیں تو قلم ہوں لیکن محمد مصطفیٰ ؐ ہمارے آقا، مطاع اور مولیٰ ہیں، تھے اور ہمیشہ رہیں گے اور کوئی نہیں جو ہمیں ان سے جدا کرے۔ جسطرح ہمیں یہ جدا کرنیکی کوشش کریں گے، خود جدا ہوتے چلے جائینگے اور جسطرح انکی ادائیں ہیں یہ جدائی ہی کی تو علامتیں ہیں، ان تصویروں کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ ان کے چہرے حضرت محمد مصطفیٰ ؐ اور آپ کے ماننے والوں کے چہروں اور اُنکے اخلاق سے ملتے ہیں۔" اسلئے یہ خود دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ جہاں تک اُن کا یہ خیال ہے کہ ان کا ایک مولیٰ ہے، حکومت وقت ان کی پشت پناہی کر رہی ہے اور دنیا کی طاقتوں کے جو سرچشمے ہیں وہ ان کے ہاتھ میں ہیں تو ان کو میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہی وقت ہے اس اعلان کا کہ لا مولیٰ لھم۔ میں قرآن کریم کے الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان کا کوئی مولیٰ نہیں۔ میں خدا کی عزت کے تمام ناموں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے، اللہ ہمارا مولیٰ ہے۔ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور یہ وہ مولیٰ ہے جس نے کبھی بھی اپنے غلاموں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

پاکستان میں ناموسِ رسول کی حفاظت کے نام پر بنائے جانے والے قانون کی شرعی حیثیت

پر

بصیرت افروز خطبہ

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۸ جولائی بمقام مسجد فضل لندن

ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کا قانون

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۰۹ اور سورۃ احزاب کی آیت نمبر 57 تا نمبر ۵۹ کی تلاوت فرمائی۔ جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۝

اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہوکر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اس طرح ہم نے ہر ایک قوم کے لیے اس کے عمل خوبصورت کرکے دکھائے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس پر وہ انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کرتے تھے۔ (انعام: ۱۰۹)

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کررہا ہے اور اس کے فرشتے بھی یقیناً اس کے لیے دعائیں کررہے ہیں (پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور اس کے لیے دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش و خروش سے اس کے لیے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

وہ لوگ جو کہ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں اللہ ان کو اس دنیا میں اور آخرت میں اپنے قرب سے محروم کردیتا ہے اور اس نے ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر چھوڑا ہے۔

وہ لوگ جو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کوئی قصور کیا ہو تکلیف دیتے ہیں ان لوگوں نے خطرناک جھوٹ اور کھلے کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیا ہے۔ (احزاب: 57 تا 59)

پھر فرمایا کہ اعمال کے حسن کی بنیاد نیک ارادوں اور نیک دعاوی کے اظہار پر نہیں ہوا کرتی بلکہ نیک نیتوں پر ہوتی ہے جو حسین عمل میں ڈھل جاتے ہیں لیکن بسا اوقات انسان نیک دعاوی ہی کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ لیتا ہے اور نیک دعاوی کو اپنے اعمال کو حسین دکھانے کیلئے ایک ذریعہ کے طور پر اختیار کرتا ہے۔ اس پہلو سے جب ہم انسانی اعمال کا جائزہ لیتے ہیں تو بسا اوقات ایسا بھی دکھائی دیتا ہے کہ بہت بڑے بڑے نیک دعاوی نیک اعمال پر منتج ہونیکی بجائے ایسے اعمال پر منتج ہو جاتے ہیں جو جنت کی بجائے جہنم کی طرف لے جانیوالے ہوتے ہیں۔ اسلئے دعاوی کی کوئی حقیقت نہیں۔ حقیقت ان نیتوں کی ہے جو انسان کے اعمال کے پیچھے کارفرما ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ آجکل پاکستان میں اسی قسم کا ایک نیک دعویٰ کیا جارہا ہے۔ عشق محمد مصطفیٰؐ کے حسین نام پر اور اس دعوے کے نتیجہ میں اس ملک میں ایک قانون بھی پاس کیا گیا ہے جو "ناموسِ رسولؐ کی حفاظت" کا قانون ہے۔ بیان یہ کیا گیا ہے کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق ہے کہ آپ کی کسی قسم کی گستاخی برداشت نہیں کرسکتے۔ اسلئے جو بھی ایسی گستاخی کا مرتکب قرار پائے اُسے موت کی سزا دی جائے یا کم سے کم عمر قید کی سزا دی جائے۔

خدائے واحد کی عزت کے قیام کیلئے کیوں قانون نہیں؟

حضور نے اس دعویٰ کی شرعی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی عزت کے قیام کیلئے یہ تعلیم دی گئی کہ جھوٹے خداؤں کو بھی گالیاں نہ دو جو فرضی اور قابل نفرت وجود ہیں۔ اسکی وجہ اللہ کی محبت بیان فرمائی کہ اگر کسی کو اللہ سے محبت ہے تو اُسکی محبت کی خاطر غیر اللہ کو بھی گالیاں نہ دے کیونکہ اگر غیر اللہ کو گالیاں دے گا تو اشتعال پیدا ہوگا اور غیر اللہ اُسکے بدلے میں اس کے پیار اور اُس کے محبوب آقا کو گالیاں دینے لگے گا۔

فرمایا۔ جس چیز کو اولیت ہے اُسے اولیت دی جارہی ہے۔ رسول کی عزت تو خدا سے بنتی ہے۔ رسول کا وجود تو خدا کی محبت کے نتیجہ میں متشکل ہوتا ہے۔ اگر خدا کی محبت نہ ہو اور اُس کا کوئی احترام نہ ہو تو رسالت کا کوئی وجود نہیں ہے۔ پس قرآن کریم نے جہاں ناموس کا ذکر فرمایا اور اُسکی خاطر دل آزاری سے روکا وہاں اللہ کی ذات کو پکڑا جو ہر چیز کی بنیاد ہے اور ہر نور کا سرچشمہ ہے۔ ہر سچائی اُس سے پھوٹتی ہے اور جس سے سب عزتیں پیدا ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ یہ قانون مجھے عجیب لگا کہ ناموسِ رسولؐ کی باتیں تو ہورہی ہیں لیکن وہ رسولؐ جسکا سارا وجود اللہ کی ناموس کے قیام کی خاطر تھا اُسکے محبوب کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اُس آقا و مولیٰ ولحد خدا کی عزت کے قیام کیلئے کوئی قانون نہیں۔

ناموسِ رسول کی حفاظت کیلئے تمام مذاہب کے سربراہوں کی عزت ضروری،

فرمایا۔ یہ قانون پاس کرتے ہوئے اس آیت سے یہ حکمت کی نہ سیکھی کہ اگر قرآنی اصول کی روشنی میں تم حقیقتاً حضرت محمد مصطفیٰؐ سے محبت رکھتے جو آپکے احترام کا قیام چاہتے

ہو تو اس طرح بات شروع کرو کہ آجکل کی دنیا میں آنحضرت ﷺ کے متوازی ہر جگہ بھی غیر مذاہب ہیں، بچے تو الگ رہے جنکو تم جھوٹا سمجھتے ہو انکے سربراہوں کی بھی عزت کی تعلیم دو۔ انکی ناموس کے متعلق قانون پاس کرو۔ اس بناء پر کہ تمہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے سچی محبت ہے اور تم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ کہیں کوئی دوسرے مذہب کے رہنما کا دل دکھائے اور اسکے نتیجہ میں وہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی گستاخی کرنے پر آمادہ ہو۔ فرمایا اگر ان کا آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ سچا ہے تو قرآنی اصول کے مطابق پہلے یہ قانون پاس ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں ہم کسی مذہب کے رہنما کی بے عزتی کرنے کی اجازت نہیں دینگے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا کیونکہ اسکے نتیجہ میں یہ خطرہ ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف جذبات مشتعل ہو جائیں اور کوئی گستاخی کا کلمہ منہ سے نکل جائے۔

گستاخانِ رسول ﷺ کی سزا صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

فرمایا۔ جہاں تک آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کا تعلق ہے اس ضمن میں قرآن کریم میں کثرت سے ذکر ہے لیکن ان آیات کے مطالعہ سے یہ عجیب بات سامنے آتی ہے کہ کسی ایک جگہ بھی انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ ان گستاخوں کو اس دنیا میں سزا دی جائے۔ گستاخیوں اور شدید اذیتیں پہنچانے کا ذکر ہے لیکن ایک تمام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ اختیار نہیں دیا کہ اسکے محبوب بندوں کی گستاخی کے نتیجہ میں وہ گستاخوں کو سزا دیں بلکہ یہ سزا اپنے ذمہ لی ہے اور بتایا ہے کہ اس دنیا میں بھی انہیں ذلیل کروں گا اور آخرت میں بھی۔ پھر حضور نے قرآنی آیات کی روشنی میں یہ کھول کر بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اعتراض کرنیوالے زندہ موجود تھے اور خدا نے انکی نشاندہی بھی کر دی تھی کہ یہ گستاخانِ رسول ﷺ ہیں لیکن اسکے باوجود اُن کیلئے دنیا کی کوئی ایسی سزا مقرر نہ فرمائی جس کا جاری کرنا انسان کے اختیار میں ہو۔ فرمایا۔ ایسے بدبخت بھی تھے جو حضور کی شان میں ہر وقت گستاخی کے الفاظ استعمال کرتے رہتے تھے لیکن خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ اُٹھو اور انکو قتل کر دو، عمر قید کی سزا دو اُنہیں ذلیل و رسوا کرو، اُنکے گھروں کو آگ لگا دو بلکہ فرمایا کہ اُنکے لیے آخرت کا عذاب مقدر ہے۔

فرمایا۔ یہ جو قرآنی آیات بیان کی گئی ہیں ان سب جگہوں پر صاحب ایمان لوگ مخاطب ہیں اور مسلمان سوسائٹی کا ذکر ہے اور اُنہیں یہ نصیحت کی جا رہی ہے کہ تم آنحضرت ﷺ کی گستاخی سے باز رہو اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان سوسائٹی کے اندر ایسے منافق موجود تھے جنکے متعلق مسلمان سوسائٹی کو یہ علم تھا کہ یہ بدخلق اور بدتمیز لوگ ہیں اور انکے ایمان کھوکھلے ہیں۔ فرمایا۔ ان سب باتوں کا ذکر موجود ہے لیکن ایک جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ ان کا قتل و غارت شروع کر دو، ان کے اموال لوٹ لو، ان کو زندہ رہنے کا حق نہ دو۔ اس ضمن میں حضور نے منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی سلول کا واقعہ تفصیلاً بیان فرمایا اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے اُسکی گستاخیوں کے باوجود اُسکے بیٹے کو صبر کی تلقین فرمائی۔

گستاخانِ رسول ﷺ شریعت میں مداخلت کرنے والے ہیں

فرمایا اگر کوئی قرآن کا واضح حکم ہوتا کہ نبی کی گستاخی پر اسکی قوم پر لازم ہے کہ وہ گستاخ کو قتل کرے تو کیا اس حکم کے متعلق آنحضرت ﷺ کو اطلاع نہیں ہوئی تھی۔ آج ۱۴۰۰ سال کے بعد پاکستان کے ملاؤں کو یہ اطلاع ملی ہے۔ یعنی شارع نے تو شریعت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دی اور اسکا علم بخشا اور حکمت عطا فرمائی لیکن آپ ﷺ تو باریکیوں کو سمجھ نہ سکے اور آج کے ملاں اسے سمجھ گئے کہ اصل شریعت یہی ہے اور یہی شریعت کا حکم ہے۔ فرمایا کہ یہ ہے گستاخی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی۔ فرمایا کہ اگر گستاخی کی سزا موجود ہے تو ان گستاخوں کو ملنی چاہیئے جنہوں نے آپ ﷺ سے قدم آگے رکھنے کا دعویٰ کیا ہے اور شریعت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے اور اپنے آپ کو خدائی کا مقام دے دیا۔

فرمایا کہ پاکستان میں مختلف فرقوں کو اُنہوں نے یہی کہا ہے کہ احمدیوں کو جھوٹا کرنیکے لیئے ہم نے یہ ایک ہتھیار بنایا ہے۔ ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؛ احمدیوں کی مال و عزت ہم اس قانون کے ذریعہ سب پر حلال کر دینگے۔ فرمایا کہ یہ سازش انہوں نے آپس میں کی ہے لیکن یہ سازش یہاں نہیں ٹھہرے گی بلکہ جہاں تک ان فرقوں کا تعلق ہے وہ خود ایک دوسرے پر گستاخِ رسول ﷺ کا الزام لگاتے ہیں۔ اس قانون کے نتیجہ میں اس ملک میں اسقدر بدامنی پیدا ہوگی کہ ایک دوسرے پر گستاخیٔ رسول ﷺ کا الزام لگا کر قتل و غارت ہوگی اور اس ملک میں جہاں سربراہ سے لیکر چپڑاسی تک سب جھوٹ بولتے ہیں کسی پر جھوٹا الزام لگانا کوئی مشکل ہی نہیں۔

حقیقی غیرت کمزور اور طاقتور میں فرق نہیں کرتی

فرمایا۔ حقیقی محبت کے تقاضے قربانی اور ایک ایسی غیرت پیدا کرتے ہیں کہ کمزور یا طاقتور کا فرق باقی نہیں رہتا اگر کسی شخص میں کسی کیلئے حقیقی محبت اور غیرت ہے اور اس کا مزاج ایسا ہے کہ وہ اُسکی گستاخی برداشت نہیں کر سکتا تو جب گستاخی ہو تو اسوقت یہ نہیں دیکھے گا کہ گستاخی کرنیوالا طاقتور ہے یا کمزور ہے وہ تو اسکے عواقب سے بے نیاز ہو کر قدم اٹھائیگا۔ فرمایا۔ انگلستان میں ایسے پروگرام ہوتے ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی شان میں شدید گستاخی کی جاتی ہے لیکن سارے غیرت مند جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم سے گستاخی برداشت نہیں ہوتی اور اسکی سزا موت ہے اپنے اپنے وطنوں میں آرام سے بیٹھے رہتے ہیں۔ فرمایا کہ انکے ہمنوا یہاں بھی موجود ہیں جو کوئی قدم نہیں اُٹھاتے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ غیرت کا سب دعویٰ جھوٹا ہے۔ فرمایا کہ غیرت کا دعویٰ ہو اور ساتھ یہ بھی شرط ہو کہ غیرت تب دکھائیں گے کہ دوسرا شخص انتہائی کمزور ہو اور چڑیا کے بچے کی طرح ہمارے پنجے میں آجائے۔ اسکی گردن تو ہم مسلیں گے لیکن طاقتور کے مقابلہ پر ہم ہرگز غیرت نہیں دکھلائیں گے اور جوتوں تک نہیں لگائیں گے۔ یہ کون سی غیرت ہے اور کون سی سچی محبت کا دعویٰ ہے؟

حضرت مسیح موعود ؑ کا عشقِ رسول ﷺ

فرمایا۔ غیرت کا سچا تقاضا تو خود قربانی دینا ہے نہ کہ کسی کو قتل کرنا۔ محبت کے نتیجے میں انسان کا دل درد مند ہوتا اور کٹتا ہے۔ اگر درد مندی نہ ہو تو محبت کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ فرمایا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت کی اس کسوٹی پر جس شان سے حضرت مسیح موعود ؑ پورے اترے ہیں اُسکی کوئی مثال نظر نہیں آئیگی۔ آنحضرت ﷺ کی ادنیٰ سی بھی گستاخی پر آپ کا دل کٹ جاتا تھا۔ جتنے لوگوں سے آپ نے مقابلے کئے ہیں اُن میں بنیادی وجہ آنحضرت ﷺ سے محبت تھی۔ امریکہ میں بیٹھے ڈوئی نے گستاخی کی تو آپ قادیان میں بیٹھے بے چین اور بے قرار ہو گئے اور مقابلہ کا چیلنج دیا۔ راتوں کو اُٹھ کر خدا کے حضور روئے اور گڑگڑائے اور نہیں چین پایا جب تک کہ خدا کی غیرت کی چھری نے ڈوئی کو ذلیل و رسوا نہیں کر دیا۔ یہ ہے محبت۔ پھر لیکھرام نے گستاخی کی تو خدا کا یہ شیر اُس پر للکارتا ہوا ٹوٹ پڑتا ہے اور دعائیں کرتا ہے۔ اپنے خنجر سے نہیں، اپنی غیرت کو خدا کی غیرت کے خنجر میں تبدیل کرکے اسکو ہلاک کر دیتا ہے اور اس سارے عرصے میں خود غم میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ ہے سچی محبت اور غیرت کا اظہار اور یہی محبت اور غیرت آپ کی ماموریت کی بنا ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے ببانگ دہل اعلان

فرمایا۔ یہی ہماری سرشت ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت اس محبت سے ہمیں باز نہیں رکھ سکتی۔ اگر اس محبت کے جرم میں گستاخیٔ رسول ﷺ کی چھری سے بھی ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تو میں آج تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے ببانگ دہل یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو چاہے کرتے پھرو، محبت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارے دلوں سے نہیں نوچ سکتے، نہیں نوچ سکتے اور نہیں نوچ سکتے اور میں یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ محبت زندگی کی ضامن ہے اور یہ محبت رکھنے والوں کو کبھی تم دنیا میں ناکام و نامراد نہیں کر سکو گے۔ تمہاری ہر کوشش خائب و خاسر رہیگی۔ تمہارا ہر ذلیل الزام تمہارے منہ پر لوٹایا جائیگا اور محبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہنے کیلئے بنائی گئی ہے اور زندہ رہنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ اس سے جو زندگی ہم حاصل کرتے ہیں، اور کرتے رہیں گے، تمہاری کوئی طاقت اور استعداد نہیں کہ اس زندگی کے دل پر پنجہ مار سکو۔

ظالم اپنے ظُلم کی پاداشں سے کبھی بچ نہ سکے گا

ضیاء اور جونیجو نے ایک اور مسجد شہید کر دی

مَردان میں احمدی مسلمان عید پڑھتے ہوئے گرفتار کئے گئے اور ان کی آنکھوں کے سامنے مسجد شہید کر دی گئی

دلی رنج و الم کے ساتھ احباب جماعت کو یہ افسوس ناک اطلاع دی جا رہی ہے کہ مورخہ ۱۷ اگست بروز اتوار صبح آٹھ بجے مردان (پاکستان) میں جب کہ احمدی احباب مرد و زن، بچے نماز عید ادا کر رہے تھے حیات اللہ اسسٹنٹ کمشنر مردان ــــ پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ مسجد احمدیہ مردان میں پہنچا اور جاتے ہی اس نے ۹۰ (نوّے) احمدی گرفتار کر لئے۔ گرفتار ہونے والوں میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ مردان و ضلع، بعض سول و فوجی افسران اور دیگر احباب جماعت شامل ہیں ـــــ جنرل ضیاء کی حکومت کے وزیر اعظم محمد خاں جونیجو نے صوبائی حکومت کے مشورہ اور علم کے بغیر براہ راست پولیس کے اسسٹنٹ کمشنر کو ہدایت کر کے یہ ظالمانہ حرکت کروائی۔

چنانچہ پولیس نے اسسٹنٹ کمشنر کی خاص نگرانی میں نہایت بے باکی سے خدا کے اس مقدس گھر کو گرانا شروع کیا۔ ساری رات یہ کارروائی جاری رہی اور اس طرح مسجد احمدیہ شہید کر دی گئی۔ ظالموں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مسجد میں موجود قرآن کریم کے نسخوں اور دیگر نادر اسلامی کتب کی بے حرمتی کی اور انہیں نذر آتش کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ابتلاء کا یہ دَور جلد ختم کرے اور اپنے خاص نشانوں کے ساتھ جماعت کی تائید و نصرت فرمائے اور ہم مظلوم احمدیوں کی خود دادرسی فرمائے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔ آمین۔

جلسہ سالانہ لندن منعقدہ ۱۹۸۶ء کی مختصر روداد

جلسہ سالانہ انگلستان اپنی شاندار روایات کے ساتھ تین دن تک جاری رہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور چار خطابات نے اسے چار چاند لگا دیئے۔ متعدد علمائے سلسلہ کی تقاریر جلسہ سے قبل اور بعد میں انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں باجماعت نماز تہجد دنیا کے پچاس ممالک کے احمدیوں کے اس اجتماع نے واقعی سالانہ جلسہ ربوہ کی یاد تازہ کر دی۔

جلسہ کی حاضری 7000 سے زائد تھی۔ پاکستان سے احباب مرد و زن اور بچے بڑی مالی قربانی دے کر دو ہزار سے زائد تعداد میں شریک ہوئے یورپ اور امریکہ اور دیگر بیرونی ممالک سے آنے والے احمدی احباب کی تعداد پندرہ سو سے زائد تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب میں پاکستان کے حالات بیان فرمائے اور خصوصی تحریک دعا کی۔ لجنہ کے لئے دوسرے روز کے خطاب میں احمدی عورت کا حقیقی مقام بیان فرمایا۔ اور دوسرے روز مردوں اور عورتوں کے خطاب میں حضور نے ان افضال الٰہی اور خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات کا ولولہ انگیز تذکرہ فرمایا جو گزشتہ دو سال میں جماعت پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوئیں۔

اختتامی خطاب میں حضور نے مسئلہ ارتداد کے موضوع پر قرآن و سنت اور تاریخ کے حوالہ سے نہایت سحر انگیز خطاب فرمایا جس میں ثابت فرمایا کہ گزشتہ چودہ سو سال کی تاریخ میں کسی ایک شخص کو بھی ارتداد کی بنا پر قتل کی سزا نہیں دی گئی۔ اور آج کل کے علمائے ظاہر کا موقف بے دلیل اور بے وزن ہے کہ مرتد کو قتل کی سزا دی جائے۔

ٹل فورڈ اسلام آباد (TILL FORD) کے علاقہ کے ممبر آف پارلیمینٹ مسٹر ٹام کوکس (TOM COX) بھی جلسہ میں شریک ہوئے اور انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کو خراج تحسین پیش کیا کہ ان صبر آزما حالات میں وہ کس طرح ثابت قدمی سے نبرد آزما ہے۔

غیر از جماعت دوستوں نے جلسہ کا بہت اچھا اثر لیا۔ بڑی تعداد میں انگریز اور پاکستانی غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔

جلسہ کے بعد ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت برادر مظفر احمد صاحب ظفر نے فرمائی۔ ان کی امداد مکرم عبدالوہاب آدم صاحب مبلغ انچارج گھانا اور مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب واقف زندگی نے کی۔ اس پریس کانفرنس میں 43 ملکوں کے احمدیوں نے نمائندگی کی۔ پریس رپورٹرز نے تفصیلی سوال و جواب کئے۔ بی بی سی ریڈیو نے افتتاحی خطاب اور انتظامات سے متعلق تین منٹ کی خبر دی۔ پریس کانفرنس میں مسٹر ٹام کاکس نے بھی شرکت کی۔ متعدد اخباروں نے جلسہ کی خبریں شائع کیں۔ جن میں سے بعض خبروں کے تراشے اسی شمارہ میں ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس جلسہ کے لئے دو نظمیں فرمائیں۔ یہ دونوں نظمیں بطور تبرک ہم ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

جلسہ کے بعد انٹرنیشنل مجلس شوریٰ منعقد ہوئی نصف دن کے لئے آڈٹ کانفرنس ہوئی۔ اسی طرح امراء کی میٹنگ اور مبلغین کی میٹنگ الگ الگ منعقد ہوئی۔

سالانہ جلسہ کے حضور کے خطابات کا لب لباب یہ ہے کہ ساری مشکلات انشاء اللہ تعالیٰ ہوا کے بگولوں کی طرح ناپید ہو جائیں گی اور لوائے احمدیت چاردانگ عالم میں لہرائے گا اور عنقریب احمدیت کی فتح نمایاں کے آثار ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و عافیت سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے حضور کے تمام عالی

مقاصد اپنی ہمہ تن عظمتوں کے ساتھ فتح و ظفر سے ہمکنار ہوں اور خدا تعالیٰ جلد اپنے معجزات اور نشانات کی رو سے اس سلسلہ کی حقانیت کو دنیا بھر میں ظاہر و باہر کردے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام جو جلسہ سالانہ لندن کے افتتاحی اجلاس میں مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ نے دلکش آواز میں پیش کیا

کیا موج تھی جب دل نے جپے نام خدا کے
خوشبوؤں کے اٹھنے لگے سینے سے بھبا کے

آہیں تھیں کہ تھیں ذکر کی تھمنگور گھٹائیں
نالے تھے کہ تھے سیلِ رواں حمد و ثنا کے

اس بار جب آئیں تو پھر جا کے تو دیکھیں
کر گزروں گا کچھ اب کے ذرا دیکھیں تو جا کے

آداب محبت کے غلاموں کو سکھا کے
کیا چھوڑ دیا کرتے ہیں دیوانہ بنا کے

اسلوب سکھائے ہیں بہت صبر و رضا کے
اب ٹال بھی تو دیجئے دن کرب و بلا کے

اللہ مرا پردۂ غم چاک نہ ہو جائے
زخم اور بھی جائیں گے غیروں کو دکھا کے

اکسانے کی خاطر تری غیرت ترے بندے
کیا تجھ سے دعا مانگیں ستمگر کو سنا کے

لاکھوں مرے پیارے تری راہوں کے مسافر
پھرتے ہیں ترے پیار کو سینوں میں بسا کے

ہیں کتنے ہی پابند سلاسل کہ بڑا جرم
تھا ان کا کہ نکلے تھے ترا نام سجا کے

میں ان سے جدا ہوں مجھے چین آئے تو کیوں آئے
دل منتظر اس دن کا کہ ناچے انہیں پا کے

عشاق ترے جن کا قدم تھا قدمِ صدق
جاں دے دی نبھاتے ہوئے پیمان وفا کے

چھت اڑ گئی سایہ نہ رہا کتنے سروں پر
ارمانوں کے دن جاتے رہے پیٹھ دکھا کے

اتنا تو کریں ان کو بھی جا کر کبھی دیکھیں
ایک ایک کو اپنا کہیں سینے سے لگا کے

دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو روٹھوں
لطف آپ بھی لیں روٹھے غلاموں کو منا کے

اک بات تھی جو دل سے زباں تک چلی آئی
ہر چند کہ پہرے تھے کڑے رعبِ خدا کے

دیوانہ ہوں دیوانہ برا مان نہ جانا
صدقے مری جاں آپ کی ہر ایک ادا کے

سنیئے تو سہی پگلا ہے دل پگلے کی باتیں
ناراض بھی ہوتا ہے کوئی دل کو لگا کے

ٹھہریں تو ذرا دیکھیں خفا ہی تو نہ ہو جائیں
ہم کچھ بھی نہیں مانگتے جز صبر و رضا کے

جو چاہیں کریں صرفِ نظر ہم سے نہ پھیریں
جو کرنا ہے کر گزریں مگر اپنا بنا کے

فطرت ہی نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ!
نوکر ہیں ازل سے ترے چاکر ہیں سدا کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام

(یہ نظم جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء یو کے میں حضور کی آخری تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ترنم سے پڑھ کر سنائی)

دیارِ مغرب سے جانے والو دیارِ مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا

ہمارے شام و سحر کا کیا حال پوچھتے ہو کہ لمحہ لمحہ
نصیب ان کا بنا رہے ہیں تمہارے ہی صبح و شام کہنا

تمہاری خوشیاں جھلک رہی ہیں مرے مقدر کے زائچے میں
تمہارے خونِ جگر کی مے سے ہی میرا بھرتا ہے جام کہنا

الگ نہیں کوئی ذات میری تمہیں تو ہو کائنات میری
تمہاری یادوں سے ہی معنون ہے زیست کا انصرام کہنا

اے میرے سانسوں میں بسنے والو بھلا جدا کب ہوئے تھے مجھ سے
خدا نے باندھا ہے جو تعلق رہے گا قائم مدام کہنا

تمہاری خاطر ہیں میرے نغمے مری دعائیں تمہاری دولت
تمہارے درد و الم سے تر ہیں مرے سجود و قیام کہنا

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

خدا کے شیرو تمہیں نہیں زیب خوف جنگل کے باسیوں کا
گرجتے آگے بڑھو کر زیر نگیں کرو ہر مقام کہنا

بساطِ دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا

کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر سے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

بڑھے چلو شاہراہ دین متین پہ مردانہ ساتھ ہاں ہے
تمہارے سر پہ خدا کی رحمت قدم قدم گام گام کہنا

مسلمانوں کے باہمی جھگڑے عالمی استعماری سازش کا نتیجہ ہیں!

قرآن حکیم اور احادیث میں مرتد کو قتل کرنے کی سزا کی کوئی مثال نہیں ملتی"۔ مرزا طاہر احمد

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے علماء کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ قرآن حکیم اور احادیث میں مرتد کو قتل کرنے کی سزا کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے سرے کے علاقہ ٹلفورڈ کے مقام "اسلام آباد" میں سہ روزہ کنونشن کے اختتامی اجلاس سے جس میں ۵۰ سے زائد ممالک سے ۶ ہزار سے زائد مندوبین شریک ہوئے تھے، خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور نہ ہی بعد میں کسی ایک شخص کو محض ارتداد کی بناء پر قتل کیا گیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ بریلوی دیوبندی، شیعہ سنی کے تنازعات اور مسلمان ممالک کے باہمی جھگڑے و تنازعات عالمی استعماری سازش کا نتیجہ ہیں جس کا مقصد مسلمان کو مسلمان کے ساتھ اور مسلم ممالک کو آپس میں لڑانا ہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ انہیں اور تمام احمدیوں کو پاکستان سے محبت اور پیار ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ پاکستان اور عالم اسلام کو استعماری قوتوں کی عالمی سازش سے محفوظ رکھے۔ مرزا طاہر احمد نے اپنے چار گھنٹے کے خطاب میں خلفائے راشدین کے زمانۂ خلافت کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ چاروں خلفاء کے زمانے میں ایک بھی شخص مرتد ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا گیا، موجودہ زمانے کے علماء قرآن کریم اور احادیث کو توڑ مروڑ کر قتل مرتد کا جواز پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ علماء ابھی تک مسلمان کی صحیح تعریف نہیں کر سکے۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء کے فسادات کی منیر انکوائری رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ علماء عدالت کے سامنے مسلمان کی صحیح تعریف نہیں کر سکے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان وہ ہے جو ہماری طرح کی نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس مولانا مودودی کے نزدیک برصغیر ہندو پاک میں بسنے والے مسلمانوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں۔ قتل مرتد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح کرتے ہوئے مشرکین مکہ کی یہ شرط مان لی تھی، کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرتد ہو کر اہل مکہ کے پاس چلا جائے۔ تو اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں ہوگا اگر مرتد کی ۔ا قتل ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز یہ شرط منظور نہ فرماتے۔ انہوں نے ۔ ۔ ت اقدس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک صحابی نے جنگ کے دوران ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے عین قتل ہوتے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا جب یہ معاملہ حضور صلعم کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے نہایت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان صحابی سے فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا اور پھر بار بار اس فقرے کو دہراتے رہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں مرتد ہونے کی وجہ سے کوئی آدمی قتل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر جب کوئی لشکر باہر بھجواتے تو یہ ہدایت کرتے کہ کسی مسلمان کہلانے والے، زکوٰۃ ادا کرنے والے اور نماز پڑھنے والے کو مرتد قرار نہ دیا جائے، حتیٰ کہ اگر کسی بستی سے اذان کی آواز آئے تو اس کو مسلمان تصور کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور کے سنجیدہ علماء میں سے بھی اکثر مرتد کی سزا قتل کو تسلیم نہیں کرتے۔ ان میں غلام احمد پرویز، مولانا محمد علی جوہر، نواب بہادر یار جنگ، شمس العلماء مولانا چراغ علی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری شامل ہیں۔ اس طرح آج کے نام نہاد علماء کا یہ دعویٰ کہ اس مسئلہ پر اُمت مسلمہ کا اجماع ہو چکا ہے، سراسر حقیقت کے خلاف ہے۔ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ اس وقت مسلمانوں میں جو باہمی انتشار پھیلا ہوا ہے۔ بریلوی اور دیوبندی ایک دوسرے کو کافر اور مرتد قرار دے رہے ہیں۔ شیعہ سنی ایک دوسرے کو مسلمان نہیں سمجھتے اور اس طرح مختلف مسلمان ممالک آپس میں برسر پیکار ہیں۔ یہ ایک عالمی استعماری سازش ہے، جو مسلمانوں کے خلاف اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے مسلمان ملکوں کو آپس میں لڑا رہی ہے۔

JANG LONDON. 31-7-1986

پاکستان کے آئین میں ہمارے وجود کی نفی کی گئی ہے، ہم اسے تسلیم نہیں کرینگے"

لندن میں احمدی رہنماؤں کی پریس کانفرنس

لندن (نمائندہ جنگ) احمدی رہنماؤں نے کہا ہے کہ یہ قطعی بے بنیاد الزام ہے کہ احمدی تحریک کے بانی اور ان کے جانشینوں نے احمدی جماعت میں شامل نہ ہونے والے مسلمانوں کو کبھی غیر مسلم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ کبھی بانی تحریک احمدیہ نے کسی کو غیر مسلم کہا ہے اور نہ ان کے کسی جانشین نے مسلمانوں کو غیر مسلم کہا ہے۔ جبکہ مسلمانوں نے پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیکر ان کی اپنے قبرستانوں میں تدفین اور اپنی مساجد میں عبادت ممنوع قرار دے دی۔ یہ رہنما احمدی جماعت کی سہ روزہ سالانہ کانفرنس کے اختتام پر بدھ کو ایک ڈلی، لندن کے ایک ریستوران میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ پریس کانفرنس کی صدارت امریکہ میں احمدی جماعت کے صدر مظفر احمد ظفر نے کی۔ ان کے علاوہ مصر سے احمدی رہنما مصطفےٰ ثابت اور گھانا کے عبدالوہاب بن آدم نے بھی خطاب کیا اور سولہ غیر ملکی احمدی نمائندوں کی جانب سے ایک بیان جاری کیا۔ جس میں ضیاء حکومت کو تند و تیز تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور کہا گیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے خلاف نفرت کی جو مہم شروع کی گئی تھی وہ اب بیرون ملک بھی پھیلنے لگی ہے۔ انہوں نے مغربی اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے اپیل کی کہ وہ جراح کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کینسر کو پھیلنے سے قبل ہی اپنے نشتر سے کاٹ کر پھینک دے اور اپنی حکومتوں اور رائے عامہ کو احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف منظم کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں کے بنیادی حقوق سلب کرنے سے عالمی امن و استحکام کو خطرہ لاحق ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کی شہ پر عرب ملکوں میں بھی احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ صدر ضیاء الحق کے نمائندے راجہ ظفر الحق کی ایماء پر مصری اسمبلی سے یہ قانون منظور کرانے کی کوشش کی گئی کہ جو شخص احمدی ہو جائے۔ اسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جا سکے ——— انہوں نے جنوبی افریقہ اور پاکستان کو ہم پلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر جنوبی افریقہ میں رنگ کی وجہ سے، تو پاکستان میں مذہبی عقائد کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ امتیازات روا رکھے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ناموس رسولؐ کے تحفظ کے لئے نئے مجوزہ قانون پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے عیسائیوں کو بھی ناموس رسولؐ کے نام پر سزا دی جا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں اسکی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دستور کے پابند احمدی رہنماؤں سے جب دریافت کیا گیا کہ کیا وہ پاکستان کے دستور کو اور قومی اسمبلی کے بنائے ہوئے قوانین کو تسلیم کر لیں۔ تو وہ امن و تحفظ کے ساتھ اقلیت کے طور پر رہنے کی پیشکش قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، تو انہوں نے کہا کہ ہم ایک ایسے دستور کو کیسے تسلیم کر سکتے ہیں، جس میں ہمارے وجود کی نفی کی گئی ہو۔ ہمیں یہ دستور اس وقت تک قبول تھا، جب تک اس میں ترمیم نہیں کی گئی تھی۔ اس سے قبل ہم نے ہمیشہ حکومت کی حمایت کی۔ احمدی حضرات نے فوج اور سول انتظامیہ میں اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ اور وہ بیرونی دنیا میں پاکستان کے بہترین سفیر تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ذوالفقار علی بھٹو اور ضیاء الحق کو کس نے یہ اختیار دیا تھا کہ وہ یہ طے کریں کہ کون مسلمان ہے اور کون غیر مسلم ہے۔ اس طرح کسی پارلیمنٹ کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں کے عقائد کا فیصلہ کرے۔ برطانوی پارلیمنٹ کو یہ اختیار نہیں کہ وہ یہ قانون بنا سکے کہ کیتھولک یا میتھوڈسٹ عیسائی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کی خاطر قائم ہوا ہے اور اس کا قانون شریعت پر مبنی ہونا چاہیے اور شریعت یہ کہتی ہے کہ خدا کی شریعت کی نافرمانی کرتے ہوئے کسی کی اطاعت نہ کی جائے اور حضور اکرمؐ نے مسلمان کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ وہ قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھے اور حلال کھائے۔ تو اس تعریف کو چھوڑ کر ہم اسمبلی کی تعریف کو کس طرح مان سکتے ہیں۔ انہوں نے صدر ضیاء الحق پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ۹۰ فیصد مسلمانوں کے ملک کا سربراہ مسلمانوں کو متحد کرنے کے بجائے ان میں تفرقہ پیدا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں پر مسلمانوں کو غیر مسلم سمجھنے کا الزام وہ لوگ لگاتے ہیں، جنہیں احمدی تحریک کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس موقع پر احمدی جماعت کے پریس سیکریٹری رشید چوہدری نے ایک بھارت نژاد مالک کے انگریزی جریدے میں کانفرنس کے موقع پر شائع ہونے والے اپنے مضمون کے حوالے سے بتایا کہ پاکستان میں اب تک ۱۵۰ احمدیوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ جن میں سے صرف دو کے بارے

JANG LONDON. 28-7-1986.

میں یہ شبہ ہے کہ انہیں آپنے عقائد کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے قتل کیا گیا ہے اور گرفتار شدگان کی تعداد ۵ سو سے زائد ہے۔ مظفر احمد ظفر نے بتایا کہ پاکستان سے باہر چار احمدیوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم سیاسی نہیں مذہبی کمیونٹی ہیں اور ہم پاکستان

میں صورت احوال کا مقابلہ صرف اپنی دعاؤں اور پیغام محبت کے ذریعے کریں گے۔ کانفرنس میں شریک ایک غیر ملکی خاتون سلمیٰ میار نے کہا کہ ہم میں اور مسلمانوں میں فرق یہ ہے کہ ہمارے خیال میں مسیح موعود آ چکے ہیں جبکہ وہ ان کی آمد کے منتظر ہیں۔ قبل ازیں ۳۴ دستخطوں سے جاری کئے جانے والے ۸ صفحاتی بیان پڑھتے ہوئے مسٹر مظفر احمد ظفر نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں۔ اس پر حقوق انسانی کے تحفظ کے عالمی ادارے ایمنسٹی انٹرنیشنل حقوق انسانی کمیٹی، اقلیتی حقوق گروپ انٹرنیشنل جیورسٹ کمیشن وغیرہ بھی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مذمت کر چکے ہیں۔ بیان میں قادیانی آرڈیننس کی منسوخی کا مطالبہ کرتے ہوئے ان کے خلاف تمام امتیازات اور ظالمانہ کارروائیاں ختم کرنے اور انہیں اپنے عقائد کے مطابق مذہبی آزادیاں دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ بیان میں فوجی عدالتوں کی سزاؤں پر سول عدالتوں میں نظرثانی کرانے اور تمام شہریوں کو مساوی بنیادی حقوق دینے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ صدر ضیاء پر سخت تنقید کے بعد وزیراعظم جونیجو پر بھی کڑی تنقید کی گئی۔ اور ان کی مختلف تقریروں کا حوالہ دیا گیا، جن میں انہوں نے قادیانیت کے خاتمہ کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں کانفرنس کے منتظمین نے بتایا کہ سہ روزہ احمدی کانفرنس میں ۷ ہزار کے لگ بھگ افراد شریک ہوئے جن میں ۲ ہزار سے زائد افراد پاکستان سے آئے۔

"پاکستانی عوام ہمارے خلاف نہیں صرف حکومت کارروائیاں کرتی ہے"

جماعت احمدیہ کے سربراہ کی پاکستان کی حکومت پر تنقید

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے پاکستان کی موجودہ حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں حکومت کی سطح پر کی جانے والی کارروائیوں کے باوجود احمدی پاکستان کے وفادار رہیں گے۔ کیونکہ عام پاکستانی احمدیوں کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ احمدی خود پاکستانیوں ہی میں سے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے سہ روزہ اجتماع کے دوسرے روز خطاب کر رہے تھے۔ یہ اجتماع سرے کے علاقہ ٹلفورڈ کے مقام 'اسلام آباد' میں منعقد ہوا ہے۔ اس اجتماع میں چھ ہزار سے زائد مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ ان مندوبین کا تعلق ۵۰ ممالک سے ہے۔ مرزا طاہر احمد نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کی ۲ مساجد مسمار کر دی گئیں، ۴ مساجد کو سر بمہر کیا گیا۔ ۱۲۰ مساجد سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو مٹایا گیا۔ اس دوران ہم نے دنیا کے دوسرے مختلف ممالک میں ۲۰ نئی مساجد تعمیر کیں۔ پہلے سے قائم شدہ احمدیہ مشنوں کے علاوہ مزید ۲۸ ممالک میں جماعت کی ۲۵۴ نئی شاخیں قائم کیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے ۱۲ تراجم شائع کئے۔ پاکستان میں ۲۴۱ افراد کو کلمہ طیبہ کا بیج سینے پر آویزاں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اور ان پر مقدمات چلائے گئے۔ ۲۰ افراد پر صرف احمدی ہونے کے جرم میں قاتلانہ حملہ کرایا گیا۔ ۱۳ احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ ۵۵۸ احمدیوں پر قرآن کریم اور کلمہ کے بیج لگانے کے الزام میں مقدمات دائر کئے گئے جن میں سے ۲۷۳ ابھی تک زیر سماعت ہیں۔ جماعت کے ۱۳۵ کتب یا رسائل اس سال کے دوران حکومت نے ضبط کئے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے کہا کہ جہاں برطانیہ سمیت دیگر غیر مسلم حکومتیں ہمارے شکریہ کی مستحق ہیں۔ جنہوں نے حاضرین کنونشن کے لئے سفر میں سہولتیں مہیا کیں۔ وہاں ایک دکھ بھری بات یہ بھی ہے کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس ملک نے احمدیوں کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں اور اذیتیں پہنچائیں۔ ظالمانہ طریق پر ان کی تلاشی لی گئی، بہانے تلاش کر کے ان کو ہراساں کیا گیا اور آنے سے روکا گیا۔ ایک احمدی کے پاس اخبار کے تراشے تھے، جس کے نتیجے میں اسے زدوکوب کیا گیا اور اس وقت وہ یہاں آپ میں موجود ہونے کی بجائے پاکستان کی جیل میں ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت پاکستان کے بار بار اکسانے کے باوجود پاکستان کے عوام نے احمدیوں کے خلاف مظالم میں حصہ نہیں لیا اور حکومت کی ایسی تمام کوششوں کو رد کر دیا۔ پاکستان کے عوام تو خود مجبور ہیں اور ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ تو اس سے میری ہرگز یہ مراد نہیں کہ پاکستان کے عوام ظالم ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ موجودہ حکمرانوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہے اور پاکستان سے وفاداری کی جھوٹی قسمیں کھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عجیب بات ہے کہ پاکستانی اخبارات میں احمدیوں پر ظلم کی داستانیں چھپتی ہیں اور ایسے اخبارات حکومت کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں مگر جب ہم من و عن انہی واقعات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو اس کو پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ قرار دیا جاتا ہے۔ اجلاس میں عالمی ماہر معاشیات مسٹر ایم ایم احمد نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام بھی شریک تھے مسٹر ایم ایم احمد نے جلسہ سے خطاب بھی کیا۔ علاقہ کے لارڈ میئر اور رکن پارلیمنٹ مسٹر ٹام آرکس نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔

25-7-1986.

آج احمدیوں کے سالانہ سہ روزہ جلسہ کا آغاز ہوگا

لندن (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ برطانیہ کا سالانہ سہ روزہ اجتماع ۲۵ جولائی بروز جمعہ پونے چار بجے شروع ہوگا۔ یہ سالانہ جلسہ اتوار کی شب ختم ہوگا۔ سالانہ جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے دنیا بھر سے ہزاروں احمدی لندن اور اس کے مضافات کے علاقوں میں پہنچ چکے ہیں۔ یہ سالانہ اجتماع سرے کے علاقہ ٹلفورڈ میں حاصل کردہ وسیع و عریض جگہ پر ہوگا۔ یہ جگہ چند سال قبل ۵ لاکھ پونڈ کی رقم سے خریدی گئی تھی اور اس میں بیک وقت ۲ ہزار افراد کے رہائش و طعام کی سہولتیں موجود ہیں۔ اس سال کے اجتماع میں گزشتہ برس کی نسبت دو یا تین گنا زائد افراد شرکت کریں گے۔ جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد تینوں روز اجتماع سے خطاب کریں گے۔ لیکن ان کا اہم اور پالیسی ساز خطاب اتوار کے روز آخری سیشن سے ہوگا۔ اب تک جو اہم شخصیتیں اس اجتماع میں شرکت کے لئے پہنچی ہیں ان میں معاشیات کے ماہر، سابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن اور عالمی بینک کے مسٹر ایم ایم احمد شامل ہیں۔ وہ جمعہ کے روز ۵ بجے خطاب کریں گے۔ پاکستان کے سابق سفیر مسٹر آفتاب احمد خان اتوار کے روز ۱۰ بجے 'سر ظفر اللہ' کی شخصیت پر خطاب کریں گے۔ دریں اثناء جماعت کے ترجمان چوہدری رشید احمد نے بتایا کہ جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے متعدد افراد کو 'پاسپورٹ میں خود کو مسلم ظاہر کرنے' کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ گرفتار شدگان میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، انہوں نے ان گرفتاریوں کی شدید مذمت کی۔ اجتماع میں ہونے والی تقاریر کے بیک وقت انگریزی، انڈونیشی اور عربی میں ترجمہ کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

THE DAILY AGHAZ KARACHI
روزنامہ آغاز کراچی
فون نمبر ۴۲۱۹۸۸ ۴۲۲۱۲۵
قیمت فی پرچہ ایک روپیہ
مدیر محمد انور فاروقی
جلد ۲۳ | کراچی پیر ۱۳ ذیقعد ۱۴۰۶ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۶ء | شمارہ ۱۶۹

ہوائی اڈے پر گیارہ قادیانی پکڑے گئے

کراچی (اسٹاف رپورٹر) امیگریشن پولیس نے اتوار کو ہوائی اڈے پر چار عورتوں سمیت گیارہ قادیانیوں کو گرفتار کر لیا وہ کنونشن میں شرکت کرنے کے لئے لندن جا رہے تھے بعد میں انہیں ایف آئی اے پاسپورٹ سیل کے حوالے کر دیا گیا دریں اثناء چار عورتوں اور چار بچوں سمیت جن ۱۹ قادیانیوں کو اس الزام میں جمعہ کو ہوائی اڈے سے پکڑا گیا تھا ہفتہ کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

جماعت احمدیہ کے ارکان کی گرفتاری پر احتجاج

لندن (رپورٹر) جماعت احمدیہ یو کے نے حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم اور سنگدلی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اس سلسلہ میں تازہ ترین واقعہ کراچی ایئرپورٹ پر پیش آیا۔ جب انیس احمدیوں کو جو مصری ایئر لائنز سے کراچی سے لندن روانہ ہو رہے تھے۔ امیگریشن والوں نے عین اس وقت گرفتار کر لیا جب وہ پرواز کے لئے تیار تھے۔ اور ان کا سامان بھی جہاز پر جا چکا تھا۔ ان پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ انہوں نے پاسپورٹ پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تھا۔ اس سے اگلے روز بھی گیارہ احمدیوں کو پھر اسی جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ اس طرح گرفتار ہونے والوں کی تعداد تیس تک پہنچ گئی ہے۔ جماعت احمدیہ نے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ ان گرفتار کئے جانے والوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

رجسٹرڈ ایم نمبر ۲۲۳۶ پوسٹ بکس نمبر ۸۳۶ قیمت دو روپے

روزنامہ جسارت کراچی
بانی چوہدری غلام محمد

جلد ۱۴ | پیر ۱۲ ذیقعد ۱۴۰۶ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۶ء | نمبر ۱۹۷

لندن جانے والے مزید ۱۱ قادیانی کراچی ایئرپورٹ پر گرفتار

پاسپورٹ میں مسلمان ظاہر کیا تھا! [illegible] کر لیا گیا

کراچی ۲۰ جولائی (اسٹاف رپورٹر) ایف آئی اے نے خود کو مسلمان ظاہر کر کے لندن کنونشن میں شرکت کے لئے روانہ ہونے والے مزید ۱۱ قادیانیوں کو ایئرپورٹ پر گرفتار کر لیا جن میں ۳ عورتیں بھی شامل ہیں تفصیلات کے مطابق آج پی آئی اے کی پرواز نمبر پی کے ۷۶۸ برائے لندن کے مسافروں میں شامل ۱۱ قادیانیوں کو اس وقت گرفتار کر لیا گیا جب امیگریشن حکام نے ان کے دستاویزات سے احمدیہ کنونشن کے دعوت نامے برآمد کئے ان تمام افراد کے پاسپورٹ پر مذہب کے خانہ میں مسلمان درج ہے ان کے نام زاہد بانو، بشریٰ بیگم، حبیب الرحمٰن، جاوید احمد، راجہ محمد خالد، میاں اللہ دتہ مس غزالہ زرین، صفدر علی جاوید، نسیم چوہدری اور عبدالستار بدر معلوم ہوئے ہیں ان کا تعلق لاہور سے بتایا جاتا ہے ایف آئی اے نے ان کے خلاف پاسپورٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے جو قابل ضمانت ہے جب کہ قادیانی ہونے کے باوجود خود کو مسلمان ظاہر کرنا قادیانی ایکٹ کے تحت آتا ہے اور اس صورت میں ایسے افراد بآسانی ضمانت پر نہیں چھوٹ سکتے واضح رہے کہ چند روز قبل اسی طرح ۱۹ قادیانیوں کو ایئرپورٹ سے گرفتار کیا گیا تھا اور پاسپورٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ قائم ہونے کے سبب وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر ضمانت پر رہائی حاصل کر گئے تھے جس پر علماء نے احتجاج بھی کیا دریں اثناء ایف آئی اے امیگریشن نے ایک ہندو جوڑے کو بھی جعلی پاسپورٹ پر لندن جانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے متن لال غلام اللہ کے نام سے اور اس کی بیوی کرتھی مسز حاکم زادی کے نام سے پاسپورٹ پر لندن جانے کی کوشش کر رہی تھی اس کے ساتھ شیر خوار بچہ بھی ہے۔

پارلیمنٹ کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اختیار نہیں

میری پارٹی لادینیت پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ بلوچستان بار سے خطاب

کوئٹہ ۲۰ جولائی (نمائندہ جسارت) نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ بائیں بازو کی چار جماعتوں پر مشتمل عوامی نیشنل پارٹی کی تشکیل کا اعلان ۲۶ جولائی کو کراچی میں ہوگا۔ وہ آج یہاں بلوچستان بار سے اپنے خطاب کے بعد بار کے سابق صدر کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ بار کے سابق صدر خالد ملک پاکستان نیشنل پارٹی کے ایک رہنما ہیں۔ ولی خان نے کہا کہ این ڈی پی، پی این پی، پاکستان عوامی تحریک اور مزدور کسان پارٹی کے انضمام کا ایک ماڈل ایک کمیٹی کی سفارش پر تیار کیا گیا ہے جو انضمام کی خواہش رکھنے والی ہر پارٹی کے دو دو ارکان پر مشتمل تھی۔ ولی خان نے کہا کہ اس سال ۳ مئی کو انضمام کمیٹی کی سفارشات ہر پارٹی کو الگ الگ بھیجی گئیں اور این ڈی پی اور مزدور کسان پارٹی نے سفارشات منظور کر لیں اور انضمام پر رضامند ہو گئیں۔ پاکستان نیشنل پارٹی کے اعتراضات چار پارٹیوں کے ایک اجلاس میں مسترد کر دیئے گئے۔ جو ہاں ۱۸ جولائی کو ہوا ایک سوال کے جواب میں کہ انضمام تین پارٹیوں کا ہوگا یا چاروں پارٹیوں کا، انہوں نے کہا کہ یہ چاروں پارٹیوں کا انضمام ہوگا کیونکہ پاکستان نیشنل پارٹی کی اکثریت انضمام کے حق میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی ڈھانچہ تیار ہو جانے کے بعد نچلی سطح سے پارٹی سطح تک انتخابات ہوں گے جس میں تقریباً ایک سال لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جمہوری، ترقی پسند اور سامراج دشمن پارٹی ہوگی جو تمام جمہوری اور سیاسی قوتوں کو مجتمع کرے گی تاکہ ملک کو سامراجی قوتوں سے بچایا جا سکے جو استحکام، خوشحالی اور پاکستان کی خودمختاری میں خلل ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی پارٹی جمہوریت اور ترقی کی حقیقی راہ پر قوم کو گامزن کرنے کی کوشش کرے گی اور اندرونی خلفشار اور بیرونی خطرات سے یا غیر ملکی اجارہ داری سے ملک کو بچائے گی۔ خان عبدالولی خان نے کہا کہ میری پارٹی لادینیت پر پختہ یقین رکھتی ہے اور بنابریں اس کا خیال ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو قطعی کوئی حق نہیں کہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعلان کرے۔ بار کے سابق صدر خالد ملک کے ایک سوال کے جواب میں ولی خان نے کہا کہ بھٹو حکومت میں جب احمدیوں کا مسئلہ غور کے لئے پارلیمنٹ میں پیش ہوا تو میں نے حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے اس پر اس لئے اعتراض کیا کہ پارلیمنٹ کسی کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دینے کا ادارہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری خاص دلیل یہ تھی کہ قائداعظم نے اگست ۱۹۴۷ء میں اعلان کیا تھا کہ مسلمان اب مسلمان نہیں رہے اور ہندو ہندو نہیں رہے بلکہ وہ سب کے سب سیاسی اصطلاح میں پاکستانی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب بابائے قوم کے الفاظ "ہندو" کے بارے میں بھی اتنے غیر مبہم تھے تو پھر کس طرح پارلیمنٹ کسی کو مسلمان یا غیر مسلم قرار دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ احمدیوں کے سربراہ کو پارلیمنٹ میں اپنا نقطہ نگاہ ظاہر کرنے کا موقع دیا جائے۔ قبل اس کے کہ کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے اور میرے اس اصرار پر احمدیوں کے سربراہ کو پارلیمنٹ میں نقطۂ نظر واضح کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا۔ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ لیکن ہم اس کے خلاف تھے اور آج بھی ہم چونکہ لادینیت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ ہمارا یہی خیال ہے۔ انہوں نے موجودہ حکومت کے اس آرڈیننس کی بھی مخالفت کی جو احمدیوں سے متعلق ہے۔ پاکستان میں دولت اور بندوق کی سیاست کا ذکر کرتے ہوئے جناب ولی خان نے کہا کہ سامراجی قوتیں پاکستان کو کمزور کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ یہ سامراجی قوتیں دولت اور بندوق کے زور پر اسلام کا استحصال کر رہی ہیں۔ ولی خان نے کہا یہ خوش کن بات ہے کہ اس ملک کو بچانے کے لئے نوجوان خطرات کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس قوم میں بڑی قوت ہے اس نے بڑے بڑے آمروں کو ہٹایا ہے لیکن بین الاقوامی سامراجی طاقتوں کی سازش کی وجہ سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جلد ۲۵ شمارہ ۱۹۷ | پیر ۱۲ ذیقعد ۱۴۰۶ھ ۲۱ جولائی ۱۹۸۶ء | قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

ہم احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مخالف ہیں بلوچستان بار سے خطاب

کوئٹہ ۲۰ جولائی (نمائندہ حریت) نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان میں محب وطن جمہوری پارٹیوں کو اقتدار میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ وہ آج یہاں بلوچستان بار ایسوسی ایشن سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بائیں بازو کی جماعتوں کے انضمام کا اعلان ۲۶ جولائی کو کراچی میں ہوگا۔ جناب ولی خان نے کہا بھٹو دور حکومت میں جب احمدیوں کا مسئلہ پارلیمنٹ میں پیش ہوا تو قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے میں نے اس بنیاد پر اس کی مخالفت کی تھی کہ پارلیمنٹ کو کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے انہوں نے کہا میں نے احمدیہ جماعت کے سربراہ کو پارلیمنٹ میں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی دعوت دینے کا مطالبہ بھی کیا تھا ولی خان نے کہا ہم احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے اس وقت بھی مخالف تھے اور اب بھی اس کے مخالف ہیں انہوں نے موجودہ حکومت کی طرف سے احمدیوں کے خلاف آرڈیننس کی بھی مخالفت کی قبل ازیں بلوچستان بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد ظفر نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے جناب ولی خان کے سیاسی تدبر کو

زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ جناب ولی خان نے گذشتہ شب پاکستان نیشنل پارٹی کے رہنما، آغا طاہر خان کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں بھی شرکت کی اس موقع پہ خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا ایران اور افغانستان میں عوامی انقلاب کے بعد امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں اپنے مفادات کے تحفظ اور نگرانی کے لئے بلوچستان میں اڈے قائم کر رکھے ہیں

مسلمان کی حیثیت سے پاسپورٹ حاصل کرنے کے الزام میں مزید ۱۱ قادیانی گرفتار

وہ برطانیہ جانے کے لئے ایئرپورٹ پہنچے تھے۔ پہلے گرفتار ہونے والوں کا چالان پیش کر دیا گیا

کراچی ۲۰ جولائی (اسٹاف رپورٹر) امیگریشن اسٹاف نے پی آئی اے کی پرواز پی کے ۷۸۷ سے لندن روانگی کے خواہش مند قادیانی مرد وں اور ۳ عورتوں کو غلط بیانی کرنے اور خود کو مسلمان ظاہر کرکے پاسپورٹ حاصل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ ان افراد کو مزید تحقیقات کے لئے ایف آئی اے پاسپورٹ سیل کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی امیگریشن اسٹاف ۹ قادیانیوں کو اس طرح بیرونِ ملک روانگی سے قبل گرفتار کر چکا ہے۔ جن میں ۱۱ مرد، ۴ عورتیں اور ۴ بچے شامل تھے۔ ان گرفتار شدگان کو ایک مقامی عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا تھا جس پر سوادِ اعظم اہلِ سنت کے اکابرین نے شدید احتجاج کیا تھا۔ آج پی آئی اے کی پرواز پی کے ۷۸۷ سے لندن روانگی کے لئے قادیانیوں کا ایک قافلہ جب ایئرپورٹ پہنچا تو پیشگی اطلاع کی روشنی میں انہیں روک لیا گیا۔ ان افراد سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شجاعت حسین نے پوچھ گچھ کی۔ اور اسی دوران ان سے جماعت احمدیہ کے ڈائریکٹر فارن مشن کا شناختی سرٹیفکیٹ برآمد کر لیا جس میں ان افراد کے احمدی ہونے کی تصدیق کی گئی ہے تاکہ انہیں لندن میں ہونے والے کنونشن میں شرکت میں دقت پیش نہ آئے علاوہ ازیں ان افراد نے پوچھ گچھ کے دوران اپنے قادیانی ہونے کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔ دوسری جانب ۱۸ جولائی کو گرفتار کئے جانے والے ۱۹ قادیانیوں کا ایف آئی اے نے پاسپورٹ ایکٹ مجریہ ۷۴ کی دفعہ ۶ (اے) (۱) کے تحت چالان اسپیشل ایم ایف مجسٹریٹ عبدالرشید اشرانی کی عدالت میں پیش کر دیا جس کی سماعت کل ہوگی۔ سوادِ اعظم اہلِ سنت کے اکابرین نے مطالبہ کیا ہے کہ ان افراد کے خلاف پاسپورٹ ایکٹ کے ساتھ ساتھ پاکستان پینل کوڈ مجریہ ۸۴ کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت بھی کارروائی کی جائے۔ ورنہ سوادِ اعظم اہلِ سنت عوامی تحریک چلائے گی۔

THE DAILY JANG LONDON, MONDAY JULY 21, 1986.

قائدِ اعظم کے فرمان کے بعد پارلیمنٹ کسی کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی

ہم آج بھی احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے مخالف ہیں۔ ولی خان

کوئٹہ (نمائندہ جنگ) این ڈی پی کے سربراہ ولی خان نے بتایا ہے کہ چار ترقی پسند پارٹیوں کو مدغم کر کے عوامی نیشنل پارٹی کے قیام کا اعلان ۲۶ جولائی کو کراچی سے کیا جائے گا۔

ولی خان نے کل یہاں بلوچستان بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے بلوچستان بار کے سابق صدر اور پی این پی کے ایک لیڈر خالد ملک کے سوال کے جواب میں کہا کہ پی این پی، این ڈی پی، پاکستان عوامی تحریک اور مزدور کسان پارٹی کے ادغام کا طریق کار ایک کمیٹی نے طے کیا ہے جس میں ہر پارٹی کے دو نمائندے شامل تھے، اس کمیٹی نے ساری صورتحال کا چھ ماہ تک جائزہ لیا، کمیٹی کے اراکین نے ہر مرحلہ پہ نہ صرف اپنی اپنی پارٹی کے سربراہوں سے مشورہ کیا بلکہ اس سلسلے میں ان کی منظوری بھی حاصل کی، اس طرح پارٹیوں کے لیڈروں کی سو فیصد حمایت اور منظوری سے ادغام کا فیصلہ کیا گیا، ۳۰ مئی کو ادغام کے بارے میں سفارشات ہر پارٹی کو بھیج دی گئیں، این ڈی پی، مزدور کسان پارٹی اور پاکستان عوامی تحریک نے ان سفارشات کو منظور کر کے ادغام کے فیصلے کو قبول کر لیا پی این پی کے اعتراضات کو مسترد کر دیا گیا ۱۸ جولائی کو یہاں چاروں پارٹیوں کا اجلاس ہوا جب ولی خان سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ ادغام تین پارٹیوں کا ہوگا یا چاروں پارٹیوں کا ہوگا تو ولی خان نے کہا کہ پی این پی کا بڑا حصہ ادغام کا حامی ہے اس لئے یہ ادغام چاروں پارٹیوں کا ہوگا، انہوں نے کہا کہ نئی پارٹی میں ابتدا سے یکساں اوپر کی قیادت تک ہر عہدے کا فیصلہ انتخاب کے ذریعے ہوگا اس کام کی تکمیل میں ایک سال لگ جائے گا ولی خان نے کہا کہ نئی پارٹی جمہوری، ترقی پسند اور سامراج دشمن ہوگی جو تمام جمہوری اور سیاسی قوتوں کو مجتمع کرے گی تاکہ ملک کو امیر پارٹیوں کے عزائم سے بچایا جاسکے جو پاکستان کے استحکام، خوشحالی اور خود مختاری کے درپے ہیں، نئی پارٹی کوشش کرے گی کہ ملک کو صحیح جمہوریت، ترقی، تحفظ اور سلامتی کی طرف رہنمائی کی جائے اور تمام بیرونی خطرات اور تسلط کا مقابلہ کیا جائے گا۔

ولی خان نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ان کی پارٹی مکمل طور پر مذہبی رواداری یعنی سیکولرزم کی حامی ہے اس لئے سمجھتی ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کو اس بات کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ احمدیہ فرقے کو غیر مسلم قرار دے، خالد ملک کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ولی خان نے کہا کہ جب بھٹو کے دورِ حکومت میں پارلیمنٹ میں احمدیہ فرقے کو غیر مسلم قرار دینے کی قرارداد پیش کی گئی تھی تو میں نے اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے اس کی سخت مخالفت کی تھی اور کہا تھا کہ پارلیمنٹ کو اس بات کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے انہوں نے کہا کہ بانیٔ پاکستان قائدِ اعظم نے اگست ۱۹۴۷ء میں اس بات کا واضح طور پر اعلان کر دیا تھا۔ سیاسی لحاظ سے مسلمان اب مسلمان نہیں رہا اور ہندو اب ہندو نہیں رہا بلکہ وہ سب پاکستانی ہیں، انہوں نے کہا کہ جب بابائے قوم نے ان واضح الفاظ میں لیڈروں تک کے لئے یہ بات کہہ دی ہے تو پھر پارلیمنٹ کو کیا حق ہے کہ وہ کسی کو غیر مسلم قرار دے انہوں نے کہا کہ میں نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ احمدیہ فرقے کے پیشوا کو موقع دیا جائے کہ وہ پارلیمنٹ کے سامنے اپنا مؤقف پیش کرے میرے اصرار پر احمدیہ پیشوا کو پارلیمنٹ میں اپنا مؤقف پیش کرنے کی دعوت دی گئی لیکن احمدیہ فرقے کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا، انہوں نے کہا کہ اس فیصلے کے ہم پہلے ہی مخالف تھے اور آج بھی مخالف ہیں کیونکہ ہم سیکولرزم یعنی مذہبی رواداری کا عقیدہ رکھتے ہیں ولی خان نے احمدی فرقے کے خلاف صدارتی آرڈیننس کی بھی مخالفت کی۔

۵ - جولائی ۱۹۸۶ء کو راولپنڈی میں یومِ سیاہ کے سلسلہ میں لیاقت باغ میں جلسۂ عام منعقد ہوا۔ یہ جلسہ پاکستان پیپلز پارٹی کے زیرِ اہتمام تھا۔ جس میں مہمانِ خصوصی جنرل ٹکا خان تھے۔ حاضری کافی تھی۔ مری روڈ کو پورے طور پر بلاک کیا گیا تھا۔ مختلف اطراف سے لوگ جلوس کی صورت میں جلسہ گاہ میں آتے رہے۔

ایک جلوس کے آگے ایک زندہ کتا رکھا ہوا تھا۔ اور ضیاء کتا ہائے ہائے کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔

ایک جلوس کے آگے آگے زندہ گدھا تھا اُسکے گلے میں "میں ضیاء ہوں" کا بڑا کارڈ لگا ہوا تھا۔

ایک جلوس کے آگے کتے کا بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ ایک گروپ یہ نعرہ لگا رہا تھا

امریکہ نے ایک کتا پالا۔ ضیاء کتا وردی والا

ایک گروپ نے لیاقت باغ کے مین گیٹ کے سامنے مری روڈ کے درمیان میں لگے ہوئے پول پر رسہ ڈالا اور پھر ضیاء کے پتلے کے گلے میں رسی ڈال کر پھانسی دی۔ پتلے کو مکمل فوجی وردی پہنائی گئی تھی۔ پاؤں میں فوجی بوٹ بھی تھے۔ ہو بہو ضیاء بنایا ہوا تھا۔ تقریباً دو گھنٹے تک پتلا وہاں پر لٹکا رہا۔ لوگوں کا

بقیہ صفحہ ۱۲ کالم ۳

جلد ۳۲ شمارہ ۱۵۶ اپسپر ۱۳ ذیقعد ۱۴۰۶ھ بمطابق ۲۱ جولائی ۱۹۸۶ء قیمت ایک روپیہ فون ۲۴/۷۱-۴۳۱

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اختیار پارلیمنٹ کو نہیں، ولی خان

ہم پہلے بھی اس فیصلے کے مخالف تھے، اب بھی ہیں، کوئٹہ بار سے خطاب

کوئٹہ ۲۱ جولائی (پ پ ا) این ڈی پی کے سربراہ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے ہماری جماعت سیکولرزم پر یقین رکھتی ہے اور اس نے اسمبلی کے اس فیصلہ کی مخالفت کی تھی وہ یہاں کوئٹہ بار میں وکلاء سے خطاب کرنے کے بعد وکلاء کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے انہوں نے کہا کہ بھٹو انتظامیہ کے دور میں جب احمدیوں کا مسئلہ کھڑا ہوا تھا میں نے متحدہ حزب اختلاف کے لیڈر کی حیثیت سے اس پر سخت اعتراضات کئے تھے اور کہا تھا کہ پارلیمنٹ ایسا ادارہ نہیں ہے جہاں سے کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دیا جائے انہوں نے کہا کہ جب یہ معاملہ اسمبلی میں پیش ہو رہا تھا تو میں نے زور دیا تھا کہ قادیانیوں کے سربراہ کو وضاحت پیش کرنے کے لئے اسمبلی میں طلب کیا جائے اور میرے اصرار پر ہی انہیں اس کی دعوت دی گئی۔ مگر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا انہوں نے کہا کہ میں پہلے بھی اس فیصلے کا مخالف تھا اور اب بھی ہوں اس لئے کہ میں اور میری جماعت سیکولرزم پر یقین رکھتی ہے انہوں نے موجودہ حکومت کی طرف سے پیش کئے جانے والے قادیانیوں کے بارے میں آرڈی ننس کی مخالفت بھی کی قبل ازیں بار سے خطاب کرتے ہوئے خان عبدالولی خان نے اعلان کیا کہ بائیں بازو کی چار جماعتوں کے انضمام کا اعلان ۲۶ جولائی کو کراچی میں کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ چار جماعتوں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی، پاکستان نیشنل پارٹی، پاکستان عوامی تحریک اور مزدور کسان پارٹی کے انضمام کا طریقہ کار طے کر لیا گیا ہے جو ہر جماعت کے دو، دو ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی نے چھ ماہ کے غور و خوض کے بعد طے کیا ہے۔

احمدیہ فرقہ کے ہزاروں افراد نے ڈنمارک میں سیاسی پناہ حاصل کر لی

صدر ضیاء الحق کے انٹرویو کے بعد پناہ کی درخواستیں مسترد کر دی گئیں

غیر قانونی طور پر آنے والے افراد پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں

ڈنمارک ۲۱ جولائی (ایوننگ اسپیشل) پاکستان سے احمدی فرقہ کے ہزاروں افراد نے غیر قانونی طور پر ڈنمارک اور دیگر مغربی ممالک پہنچ کر وہاں سیاسی پناہ حاصل کر لی ہے سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے وہ حکومت پاکستان پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ احمدی فرقہ کے افراد پر ظلم و ستم کر رہی ہے فرانس جوزف ڈین نے اپنی رپورٹ میں سویڈن کے ایک اخبار کو دیئے گئے صدر ضیاء الحق کے ایک انٹرویو کے حوالے سے بتایا ہے کہ پاکستان میں مسیحی، پارسی، احمدی اور دیگر تمام فرقوں کی جان و مال بالکل محفوظ ہے اس لئے احمدیوں کو پاکستان چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہیں ہے رپورٹ میں ایک احمدی خاتون امتہ العباء کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی بہن سے ملاقات کے بہانے ڈنمارک آئی تھیں لیکن اب انہوں نے ڈنمارک کی حکومت کو اس الزام کے ساتھ یہ درخواست پیش کی ہے کہ پاکستان میں احمدیہ فرقہ کے افراد پر ظلم و ستم کیا جاتا ہے اس لئے انہیں ڈنمارک میں سیاسی پناہ دے دی جائے لیکن ڈنمارک کی حکومت نے اس خاتون کی درخواست مسترد کر دی ہے امتہ العباء کے ہمراہ اس کا ۱۳ ماہ کا بچہ بھی ہے۔